Regd. No. L 5254 — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

کم تنخواہ پانے والے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کا اعلان

ڈھاکہ ۱۰ جنوری۔ حکومت مشرقی بنگال نے کم تنخواہ پانے والے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کا اعلان کیا ہے۔ تنخواہوں میں اضافہ یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے نافذ العمل متصور ہوگا۔ چنانچہ تمام ملازمین کو گذشتہ سال کی بقایا رقوم اس سال کے دوران میں ادا کر دی جائیں گی۔ تنخواہوں کے نئے سکیلوں کے مطابق اب حکومت کو ڈیڑھ کروڑ روپیہ سالانہ زائد خرچ کرنا پڑے گا۔ اضافہ شدہ نئے سکیلوں میں اس امر کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے کہ کم تنخواہ پانے والے ہر ملازم کو فوری فائدہ پہنچے۔ چنانچہ چپڑاسیوں اور اردلیوں سے لے کر اپر گریڈ کلرکوں تک جن میں سکولوں کے اساتذہ اور پولیس کے ملازمین بھی شامل ہیں سب کی تنخواہیں ایک خاص نسبت سے بڑھ جائیں گی۔ تنخواہوں کے علاوہ مہنگائی اور دیگر الاؤنسوں میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔

چاٹگام کی امداد کیلئے ضمنی بندرگاہ کی تعمیر

کراچی ۱۰ جنوری۔ مرکزی حکومت کے وزیر مواصلات سردار بہادر خاں نے آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ حکومت چاٹگام کی بندرگاہ کی مدد کیلئے ایک ضمنی بندرگاہ تعمیر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ چنانچہ آجکل بعض دریاؤں کا اسی نقطۂ نگاہ کے مطابق سروے کیا جا رہا ہے جس کے بعد اس بارے میں آخری فیصلہ کیا جائیگا۔

متروکہ جائیدادوں کے آرڈیننس کا نفاذ بلوچستان کے سوا باقی سب علاقوں میں ختم کر دیا گیا

کراچی ۱۰ جنوری۔ گذشتہ سال جولائی میں غیر منقولہ شہری جائیدادوں کی خرید فروخت اور تبادلہ کی ممانعت کا جو آرڈیننس جاری کیا گیا تھا وہ آج بلوچستان کے سوا باقی تمام مقامات میں ختم کر دیا گیا ہے۔ بلوچستان میں اس کا نفاذ ابھی مزید دو ماہ کیلئے جاری رہے گا۔ اب مغربی پاکستان کی متروکہ شہری جائیدادوں کا ہندوستان کے طے شدہ علاقوں کی متروکہ جائیدادوں سے تبادلہ کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستان کے طے شدہ علاقوں میں مشرقی پنجاب ہماچل پردیش۔ پٹیالہ اور ریاستہائے مشرقی پنجاب یونین۔ دہلی۔ اجمیر مارواڑ۔ سہارنپور۔ میرٹھ۔ ڈیرہ دون اور مظفر نگر کے اضلاع۔ راجستھان یونین۔ ریاست بیکانیر۔ دھولپور۔ جودھپور۔ بعد اور قرولی وغیرہ شامل ہیں۔ گذشتہ سال ۲۷ جولائی سے پہلے متروکہ جائیدادوں کے سلسلے میں جو معاہدے کئے گئے تھے اور جن کے معاوضہ کی رقم کا اسی فیصدی یا اس سے زیادہ حصہ ادا کر دیا گیا تھا اب ان کی تکمیل کی جا سکتی ہے۔

پولینڈ پاکستان کو ایک لاکھ ٹن کوئلہ مہیا کرے گا

آٹھ ہزار ٹن کی پہلی قسط کراچی پہنچ گئی

کراچی ۱۰ جنوری۔ حکومت پاکستان کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ پولینڈ سے آٹھ ہزار ٹن کوئلہ کی پہلی کھیپ کراچی پہنچ چکی ہے۔ نیز دس ہزار ٹن کوئلہ عنقریب اور پہنچنے والا ہے۔ پاکستان اور پولینڈ کے درمیان جو تجارتی معاہدہ طے پایا تھا اس کی رو سے پولینڈ اس سال پاکستان کو ایک لاکھ ٹن کوئلہ سپلائی کرے گا۔ حکومت پاکستان نے پولینڈ پر زور دیا ہے کہ وہ سپلائی کی رفتار کو تیز تر کر دے۔ ترجمان نے یہ انکشاف دہلی ریڈیو کی اس خبر کی تردید کرتے ہوئے کیا۔ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ حکومت پاکستان کو بیرونی ممالک سے کوئلہ حاصل کرنے میں ناکامی ہوئی ہے۔

بٹ رکھنے کی دھمکی

نئی دہلی ۱۰ جنوری۔ مشہور سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے حکومت کو دھمکی دی ہے کہ اگر ان وعدوں کو پورا نہ کیا گیا جو آل انڈیا ریلوے مین یونین سے کئے گئے تھے تو وہ ۵ فروری سے بٹ رکھیں گے۔

ایشیا بھر میں تیل کا سب سے گہرا کنواں

حیدر آباد سندھ ۱۰ جنوری۔ لکھرا کے مقام پر تیل کا جو کنواں کھودا جا رہا ہے اس میں بارہ ہزار فٹ تک کھدائی ہو چکی ہے۔ یہ کنواں ایشیا بھر میں سب سے گہرا کنواں ہوگا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ عنقریب ایسے طبقے تک رسائی ہو جائے گی کہ جس میں تیل نکلنے کے قوی امکانات موجود ہیں۔

مشرق وسطیٰ کیلئے جاپانی تجارتی وفد

دمشق ۱۰ جنوری۔ شامی وزارت اقتصادیات میں معلوم ہوا ہے کہ ایک جاپانی تجارتی وفد اس ماہ کے وسط میں مشرق وسطیٰ کا دورہ کرے گا۔ یہ وفد جاپان اور عرب ریاستوں کے مابین تجارت کے امکانات پر گفتگو کرے گا۔ توقع ہے کہ وفد دمشق آنے کے بعد پھر بیروت۔ عمان۔ بغداد۔ انقرہ اور قاہرہ جائے گا۔ ممکن ہے وفد ادیس ابابا بھی جائے۔ (دستار)

عراق کیلئے مصری قانونی ماہر

بغداد ۱۰ جنوری۔ وزارت انصاف نئے سال کے دوران میں عراق کے قانونی طریق کار میں کچھ تبدیلیاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ استار کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت عراق نے مصر سے کہا ہے کہ وہ اندراج کے محکمہ میں قانونی طریق کار کا مطالعہ کرنے کیلئے ایک سربرآوردہ قانونی ماہر کو بھیجے۔ تحقیقات کی رپورٹ عراقی شہری قانون کی کمیٹی کے سابق صدر عبدالرزاق السنہوری پاشا کو پیش کی جائے گی۔ (استار)

بمبانوالہ۔ راوی بیدیاں پراجیکٹ کا معائنہ

لاہور ۱۰ جنوری۔ عزت مآب سردار عبدالرب نشتر گورنر مغربی پنجاب نے پنجاب پی ڈبلیو ڈی کی آبپاشی برانچ کے چیف انجینئر مسٹر ایس آئی محبوب کے ہمراہ آج صبح بمبانوالہ راوی بیدیاں پراجیکٹ پر تعمیرات کا معائنہ کیا۔ آپ نے نہر کے کھدے ہوئے وہ حصے بھی دیکھے جو پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں اور ان علاقوں کو بھی دیکھا جہاں مزید کھدائی کی نشان دہی کا کام جاری تھا۔ آپ نے تعمیر کی تفصیلات میں بہت دلچسپی لی اور دریائے راوی کو عبور کرنے کے انتظامات سے متعلق تجاویز کا بغور مطالعہ فرمایا۔

یہ معائنہ صبح نو بجے سے شروع ہو کر چار گھنٹے تک جاری رہا۔

قبائلی علاقے میں تعلیم بالغان کے تین نئے مرکز

پشاور ۱۰ جنوری۔ سرحد کی حکومت نے قبائلی علاقے میں تعلیم بالغان کے تین نئے مرکز کھولنے کا انتظام کیا ہے۔ قبائل باشندے تعلیمی امور میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں اور ان کے عام رجحان کی وجہ سے صوبے کی تعلیمی ترقی میں بہت مدد مل رہی ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خاں کی ڈین ایچیسن سے ملاقات

نیو یارک ۱۰ جنوری۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کل امریکہ کے سیکرٹری آف اسٹیٹ ڈین ایچیسن سے ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی بھی موجود تھے۔ بعد میں آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وزیر اعظم پاکستان کے دورہ امریکہ کے متعلق سیکرٹری آف اسٹیٹ سے کوئی بات نہیں ہوئی۔ کل آپ ایک پارٹی میں بھی شریک ہوئے جو اسسٹنٹ سیکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر جارج میک گھی نے آپ کے اعزاز میں دی تھی۔

سفر قادیان کے حالات پر

تعلیم الاسلام کالج میں لیکچر

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ آف پاکستان و امیر جماعت احمدیہ لاہور بروز جمعرات مؤرخہ ۱۲ جنوری صبح سوا دس بجے اپنے حالیہ سفر قادیان کے حالات بیان فرمائیں گے۔ جملہ احباب سے گذارش ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر خدا کے مسیح کی پیاری بستی کے حالات سماعت فرمائیں۔

خاکسار حسام الدین سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۵۰ء

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

انگریزی کا ادیب گولڈسمتھ اپنی ایک نظم میں ایک دیہاتی مدرس کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ وہ کم بخت باوجود ہار جانے کے بحث کئے چلا جاتا تھا۔ یہی حال ہمارے موقر معاصر "آزاد" چند پسماندہ بیکار احراری لیڈروں کے آرگن کا ہے۔ جن کا بازار تو مدت ہوئی ٹھنڈا ہو چکا ہے۔ مگر رسی جل گئی پر بل نہیں گیا کے مصداق اب بھی ناامیدیوں کے خلاف جنگ ناکام کئے چلے جاتے ہیں۔

ہمیں ضرورت نہ تھی۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خاں کے برخلاف جو افتریٰ احراری گلہ بازوں نے پھیلانے کی کوشش کی تھی۔ اس کے متعلق الفضل میں کچھ لکھتے۔ اور اس کے قیمتی کالموں کو ان کے ذکر سے آلودہ کرتے کیونکہ پاکستان کا ہر سنجیدہ مسلمان ان کی گذشتہ ہسٹری کے ورق ورق سے اور ذہنیت سے ہم سے بھی زیادہ واقف ہے۔ اور یہ بھی اچھی طرح سمجھتا ہے۔ کہ افغانستانی حکومت کے شور و شر کے ساتھ ساتھ ان کی باسی کڑھی میں کیوں از سر نو ابال آیا ہے۔ جس سے پاکستانیوں کے دل و دماغ متعفن ہو رہے ہیں۔ مگر برے کو گھر تک پہنچانا بھی تو ایک ضروری امر سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ہم نے حقائق کی رو سے اس گرد و غبار کو جو احراری لیڈروں نے اڑایا تھا۔ اتنا صاف کر دیا ہے کہ اب یہ عالم ہو گیا ہے۔ کہ ع

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

اب چونکہ کوئی بات نہیں بن سکتی۔ اور نہ صاف صاف لفظوں میں اعتراف کر سکتے ہیں۔ اس لئے اپنی عادت مستمرہ دشنام دہی سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔ اور جس طرح مشہور ہے کہ مار بھی کھاتے چلے جانا اور کہتے بھی چلے جانا کہ ایک تو اور لگا کے دیکھ۔ یہی حال اب ان بیچاروں کا ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں "بحث" سے سیری نہیں ہوئی۔ محضر شائع کرو۔ حالانکہ ہمیں بحث شائع کرنے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ معمولی عقل کا آدمی بھی جانتا ہے۔ کہ جو دعوے کرتا ہے۔ ثبوت وہ پیش کرتا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں پر افتریٰ تو تم گھڑو۔ لیکن کوئی ثبوت نہ پیش کرو۔ ہم صفائی پیش کرنے پر کس طرح مجبور ہیں۔ محضر کوئی مخفی چیز تو ہے نہیں۔ طبع ہوا تھا اور پھر ریکارڈ میں موجود ہے۔ اگر تم کو اس پر بھروسہ ہے۔ تو لاؤ اسکو پیش کرو۔ اور جو افترا چوہدری ظفر اللہ اور جماعت احمدیہ پر باندھی ہے۔ اس کا ثبوت دو۔ افترا طرازی کی کالک تو تم خود اپنے منہ پر لگاؤ۔ اور دھوئیں اس کو ہم یہ کہاں کا قانون ہے۔ ہم ایک مطبوعہ چیز۔ یہ جو ہر ایک کی دسترس میں ہے۔ اور ہمارے تنہا قبضہ میں نہیں۔ خواہ مخواہ الفضل کے صفحات کیوں ضائع کریں۔ یہ تو جب بات تھی کہ ہمارے ہی صرف قبضہ میں ہوتی۔ تم کو یا کسی اور کو اس تک رسائی نہ ہوتی۔ جب وہ اب ایک پبلک چیز ہے۔ اور کسی کو اس سے روک نہیں۔ تو تم کیوں خود شائع نہیں کرتے ہمارا تو مطالبہ یہ ہے۔ کہ تم نے چوہدری ظفر اللہ خاں کے متعلق ایک افترا گھڑی ہے۔ اس کا ثبوت لاؤ۔ اگر محضر تمہاری تائید کرتا ہے۔ تو اسکو "آزاد" میں شائع کرو۔ بلکہ اس طرح یہ بھی مزید فائدہ ہوگا۔ کہ آزاد جس میں کبھی کوئی کام کی بات شائع نہیں ہوئی۔ جو ہمیشہ پاکستان پر گند ہی اچھالتا رہتا ہے۔ کم سے کم اسکی ایک اشاعت میں تو کوئی ٹھوس چیز جو پاکستان کے حق میں لکھی گئی ہے۔ شائع ہو جائیگی۔

اگر محضر میں جو آسانی سے تم کو بھی دستیاب ہو سکتا ہے۔ کوئی ایسی چیز ہوتی۔ جس سے تنکے کے برابر بھی تمہاری افترا کو سہارا مل سکتا۔ تو جس طرح تم ہماری دوسری چیزیں التباس پیدا کرنے کے لئے کتر بیونت کرکے شائع کرتے رہتے ہو۔ تم ضرور محضر کو بھی شائع کرنے سے کبھی نہ چوکتے۔ یہ بات کہ تم نے ایک آسانی سے دستیاب ہونے والی چیز کو بھی ابھی تک شائع نہیں کیا تو بلکہ اس بات کی محکم دلیل ہے۔ کہ اس میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں۔ جس کو کتر بیونت کرکے بھی تم اپنی افترا کی تائید میں پیش کر سکتے۔ کیا اسی کو نہیں کہتے۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے؟

ہم کہتے ہیں۔ لاؤ وہ محضر پیش کرو۔ جس سے تم کہتے ہو۔ کہ فلاں فلاں بات ثابت ہوتی ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ پاکستان کے حق میں جو محضر جماعت احمدیہ نے پیش کیا تھا۔ وہ ریکارڈ کے ساتھ موجود ہے۔ اگر اس محضر میں وہ بات ہے۔ تو دکھاؤ کہاں ہے۔ تم کو وہ اسی آسانی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ پھر تم کیوں نہیں شائع کرتے۔ اور جو افترا طرازی کا الزام تم پر عائد ہے۔ اس کو کیوں نہیں رفع کرتے۔ تم نے پاکستان کے قابل احترام وزیر خارجہ کے متعلق جس کی تمام اسلامی دنیا مداح ہے۔ جس کی قابلیت اور نیکی کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ ایک افترا گھڑی ہے۔ نہ صرف پاکستان کے مسلمان بلکہ تمام دنیا کے مسلمان۔ نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے نیک آدمی مانتے ہیں کہ اس کی ذات ایسے سوقیانہ اتہامات سے بہت بلند ہے۔ ایسی شخصیت کے متعلق تم نے ایک ایسے واقعہ کے ضمن میں افترا گھڑی ہے۔ جس کو باحسن طریق سرانجام دینے کے لئے وہ دوست اور دشمن سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسے حالات میں نیک لوگوں کی نظر میں تمہاری قیمت جو پہلے ہی صفر تھی نفی ہو گئی ہے۔ تم نقطہ اعشاریہ کے دائیں طرف کھسک گئے ہو۔ اس لئے تمہارا فرض ہے۔ کہ اس کالک کو خود دھوؤ جو تم نے اپنے ماتھے لگائی ہے۔ اب سورج پر خاک اڑانے کا نتیجہ تم کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ اس لئے یا تو اپنی افتریٰ کو محکم ثبوتوں سے ثابت کرو۔ اور یا تائبین کی طرح معافی مانگو۔ اب کوئی گلہ بازی۔ کوئی سخن طرازی۔ کوئی لغت بافی آڑے نہیں آ سکتی۔ ایسا کرنے سے نقطہ اعشاریہ کے اور بھی دائیں طرف پرے ہٹتے جاؤ گے۔ اچھا چلو ہم مطلوبہ محضر شائع کر دیں گے۔ مگر مندرجہ ذیل شرائط پر۔

(۱) آپ "آزاد" میں جلی قلم سے چوکھٹے میں اعلان کریں۔ کہ احراریوں نے جو افترا ضلع گورداسپور اور چوہدری ظفر اللہ خاں کے متعلق اڑائی ہے۔ وہ سراپا جھوٹی ہے۔ اور شیخ حسام الدین یا کسی دوسرے احراری لیڈر نے جو کچھ اس ضمن میں چوہدری ظفر اللہ خاں کی نسبت کہا ہے۔ وہ بے بنیاد خود تراشیدہ افسانہ ہے۔ اور ہم تمام احراریوں کی طرف سے پاکستان کے عوام سے معافی مانگتے ہیں۔

(۲) اعلان کے نیچے تمام بڑے بڑے احراری لیڈروں اور مقرروں کے دستخط ثبت ہوں۔

ہم صرف اتنا ہی اعلان چاہتے ہیں۔ اور اسی طریقے سے شائع کیا جائے۔ جس طرح ہم نے بتایا ہے۔ ہم وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اس اقرار نامے کا اثر دوسرے متعلقہ سوالات پر نہیں ہوگا۔ جو محضر کے شائع ہونے پر پیدا ہوتے ہوں۔

باقی آپ جو بار بار اپنی پالیسی کا افسانہ چھیڑتے ہیں۔ اور اپنی توبہ کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ تو اس کا کیا فائدہ ہے۔ کیونکہ آپ کے اعمال تو اب بھی وہی ہیں۔ جو پہلے تھے۔ اگر آپ نے درحقیقت مسلم لیگ کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہوتے۔ تو آپ احمدیہ کے خلاف ازسرنو مہم جاری نہ کرتے۔ کیونکہ یہ تو مسلم لیگ کی سیاسی پالیسی کے اولین اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ مسلم لیگ تو اس قسم کی مذہبی تفرقہ انگیزی کی نفی پر قائم ہے۔ اسی اصول پر اس کا قیام ہے۔ اسی اصول پر اس نے احراریوں کو قبل از تقسیم آزمائشی انتخابات میں شکست دی تھی۔ اور ان کو عصف ماکول کی طرح بنا دیا تھا۔ اب آپ مسلم لیگ کی سیاسی پالیسی کے اولین اصولوں کی خلاف ورزی کرکے اس کی زمین میں دوبارہ کس طرح اگ سکتے ہیں۔ اور اسکی فضا میں کس طرح پھول پھل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اب بھی اس کا پاس ہوتا۔ تو آپ یہ حرکات مذبوحی نہ کرتے اور افغانستان کی تھاپ پر رقص نہ کرتے۔

کیا مسلم لیگ نے اپنا یہ اولین اصول بدل لیا ہے۔ کہ آپ اس طرح اسی اصول کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اگر آپ کو مسلم لیگ کا یہ اصول قبول نہیں ہے۔ تو آپ اب بھی مسلم لیگ کے اسی طرح دشمن عنید ہیں۔ جس طرح تقسیم سے پہلے تھے۔ کیونکہ مسلم لیگ کی قوت تو اسی اصول کے سہارے پر ہے۔ جب آپ یہی بنیادی اینٹ اسکی عمارت سے اکھاڑ دینا چاہتے ہیں۔ تو آپ اس کے ماتحت کس طرح ہوئے۔ آپ تو اس کے مخالف ہیں۔ لیکن آپ اپنا کھیل کھیل چکے ہوئے ہیں۔ اور بازی ہار چکے ہوئے ہیں۔ اگر اس کھیت میں پھر اگنا چاہتے ہو۔ تو اپنے آپ کو بیج کی طرح خاک در خاک کر دو۔ اور اپنے آپ کو بھول جاؤ۔ اور نئی زندگی کے ساتھ جس کو مسلم لیگ کی فضا سازگار ہو۔ پھولو۔ بڑھو۔ اور پھولو پھلو۔

پاکستانی فیل تو جھومتا جھامتا منزل مقصود کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اب غوغائے رقیباں اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔

چند متفرق باتیں

گذشتہ سے پیوستہ

چوتھی بات جو ہم مولوی محمد حنیف سے کہنا چاہتے ہیں۔ وہ مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے متعلق ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"فرض کر لیجئے کہ قرآن کے نقطۂ نظر سے اس کا (مسیح علیہ السلام۔ الفضل) انتقال ہو چکا جیسا کہ مرزائی سمجھتے ہیں۔ اگر یہ پوزیشن صحیح ہے تو قرآن کو بڑے صاف لفظوں میں دو ٹوک اس رائے کا اظہار کر دینا چاہیئے۔ اس لئے بھی کہ اس سے ایک تاریخی نزاع کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جاتا ہے۔"

مولوی صاحب نے یہ بات ہم سے لی ہے ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ نے ترسیل انبیاء کی اپنی سنت تبدیل کر دی ہے۔ تو کیوں قرآن کریم میں صاف صاف اس کا اعلان موجود نہیں۔ مولوی صاحب نے اس کا تو کوئی جواب نہیں دیا۔ ہمارے مطالبہ کو مسیح علیہ السلام کی وفات کے مسئلہ پر چسپاں کر دیا ہے۔ اگرچہ سنت اللہ اور واقعہ وفات مسیح میں بڑا فرق ہے۔ مگر اس وقت ہم مولوی صاحب کے مطالبہ کا جواب عرض کرتے ہیں۔ اصل تو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ جو پیدا ہوتا ہے ضرور مرتا ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت۔ یہ عام اصول ہے۔ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اس عام اصول کی استثنا پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ فرض آپ کا ہے۔ کہ آپ قرآن کریم سے استثنا کو ثابت کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی سنت کو تبدیل کر دیا ہے۔ مسلمہ اصول کی استثنا کو ثابت کیا جاتا ہے۔ نہ کہ اصول کے مطابق واقعہ کو۔ مدرسہ میں منطق تو ضرور پڑھاتے ہوں گے۔ پھر اگر مسیح علیہ السلام زندہ موجود ہیں۔ تو ثابت کیجئے۔ زندہ تو بول سکتا ہے۔ البتہ مردہ نہیں بول سکتا۔ اس لئے زندہ کو اپنی زندگی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ ویسے ہم نے تو آپ کی قبر بھی بتا دی ہے۔ پھر آپ کا یہ خیال بھی غلط ہے۔ کہ نصرانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل نہیں۔ ان کا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ آپ وفات پا کر اور دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر تشریف لے گئے تھے۔ بعث بعد الموت کیا چیز ہوتی ہے۔ آپ تو عالم ہیں۔

(باقی دیکھو صٓ ۸ پر)

جلسہ سالانہ کے عام کوائف:-

وادیٔ بے آب و گیاہ میں ہزارہا مہمانوں نے دن اور رات کس طرح بسر کئے؟

"ہجومِ خلق" کے روح پرور نظاروں میں تنظیمی امور کا دلچسپ مطالعہ

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

ربوہ کے بنجر و ریتلے میدان میں ایثار پیشہ میزبانوں اور دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے ہزارہا مہمانوں نے اپنے دن اور رات کیونکر بسر کئے؟ رہائش اور خورد و نوش کے کیا کیا انتظامات تھے؟ ایک بے آب و گیاہ وادی میں ہزارہا انسانوں کے لئے یہ کس طرح ممکن ہوا۔ کہ وہ تین دن تک اکٹھے رہ کر کمال درجہ یکسوئی اور توجہ کے ساتھ دنیا میں غلبۂ اسلام کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔؟ یہ اور اسی قسم کے دوسرے سوالوں کا جواب ایک حد تک جلسہ سالانہ کے ان کوائف میں مضمر ہے۔ جو اس مبارک اجتماع کے تنظیمی امور سے تعلق رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل سطور میں انہی کوائف اور تنظیمی امور پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سب سے نمایاں پہلو

خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کی مقدس سرزمین میں منعقد ہونے والا دوسرا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسے کے انعقاد کا سب سے نمایاں پہلو جو اس کی کامیابی پر مہر کے مترادف ہے حاضرین کی تعداد میں وہ اضافہ ہے۔ کہ جس کی یکدم توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ اگرچہ منتظمین نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت بڑی سے بڑی متوقع تعداد کی رہائش اور قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کر لیا تھا۔ لیکن پھر بھی ناسازگار حالات کی بناء پر بظاہر یہ امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ کہ ہجرت کے بعد یکایک منتشر ہو جانے والے پروانوں کی طرح اس طرح دیوانہ وار گریں گے۔ کہ "ہجومِ خلق" کی وجہ سے "ارضِ حرم" کا نقشہ کھنچ جائیگا فالحمد للہ علیٰ ذالک کہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنا۔

مہمانوں کی آمد

اگرچہ جلسہ ۲۶ دسمبر سے شروع ہونا تھا۔ لیکن حسب معمول اس سے بہت قبل ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ چنانچہ ۲۳ دسمبر کو جو جلسے کے ہنگامی انتظامات کا پہلا دن تھا باہر سے آنے والے مہمانوں کی تعداد دو ہزار تک پہنچ چکی تھی۔ یہ تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے ابتدائی وقت کی گذشتہ تعداد کے مقابلہ میں چھ سو کے قریب زیادہ تھی۔

بعد میں گذشتہ سال کی نسبت روزانہ آنے والے مہمانوں کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ۲۴ تاریخ کو اضافہ کی تعداد چھ سو سے بڑھ کر ۱۴۷۴ ہو گئی۔ ۲۵ تاریخ کی شام کو اس میں مزید اضافہ ہوا۔ اور یہ تعداد بفضلہ تعالیٰ ۹۳۶۳ تک جا پہنچی ۲۶ کی شام کو جو جلسے کے انعقاد کا پہلا دن تھا۔ جب مہمانوں کا شمار کیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر میں گذشتہ سال کی نسبت ۱۲۸۷۶ مہمان زیادہ آ چکے ہیں۔

یاد رہے کہ یہ تمام اعداد و شمار ان پرچیوں سے جمع کئے گئے ہیں۔ جو تقسیم خوراک کے سلسلہ میں لنگر خانہ کی طرف سے دونوں وقت جاری کی جاتی تھیں ان میں ان مہمانوں کی تعداد شامل نہیں ہے۔ جو ربوہ میں اپنے رشتہ داروں کے ہاں ٹھہرے اور لنگر سے کھانا نہیں لیتے رہے۔ اسی طرح وہ لوگ بھی شامل نہیں ہیں۔ جو لائل پور، چنیوٹ، احمد نگر، لالیاں اور سرگودہا سے ہر روز موٹروں اور تانگوں وغیرہ کے ذریعہ جلسہ سننے کے لئے آتے اور شام کو واپس چلے جاتے تھے۔

نمائندہ الفضل نے مہمانوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ دیکھ کر جب صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب عمر نائب افسر جلسہ سالانہ سے دریافت کیا کہ مہمانوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے انتظامات میں خلل پڑنے کا اندیشہ تو نہیں ہے؟ تو انہوں نے نہایت اطمینان سے جواب دیا کہ ۳۰، ۳۵ ہزار افراد کے قیام و طعام کا ہم نے انتظام کیا ہوا ہے اگر بفضلہ مہمانوں کی تعداد اس تخمینے سے آگے بڑھی۔ تو پھر ہمیں مزید گنجائش نکال لینے کا فکر لاحق ہو گا۔ اس سے پہلے ڈرنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں

اضافہ پر اضافہ

۲۷ دسمبر کی دوپہر تک گذشتہ جلسے کی نسبت مہمانوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد تیس ہزار کے قریب قریب جا پہنچی۔ ان میں سے ۲۵ ہزار سے کچھ اوپر وہ لوگ تھے جو مہمان خانے کے زیر انتظام خاص ربوہ میں مقیم رہ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ لنگر سے کھانا کھاتے رہے۔ باقی پانچ ہزار میں مقامی جماعت کے علاوہ وہ لوگ شامل تھے۔ جو اپنے اپنے انتظام کے ماتحت ربوہ کے نواحی شہروں مثلاً لائل پور، چنیوٹ، احمد نگر، لالیاں اور سرگودہا وغیرہ میں مقیم رہ کر روزانہ جلسہ سننے کے لئے آتے رہے۔ اور یہی وہ تعداد ۳۰۰۰۰ تھی جو اسٹار نیوز ایجنسی نے جلسہ میں حاضری کے متعلق اپنی خبر میں درج کی (دیکھئے سول و پاکستان ٹائمز مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء) گویا مجموعی لحاظ سے گذشتہ سال کی نسبت اس مرتبہ جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد میں تیرہ ہزار کا اضافہ ہوا۔ کیونکہ گذشتہ سال جلسہ سالانہ میں اندازاً سترہ ہزار احباب شریک ہو سکے تھے۔

ایک لاکھ اسی ہزار

جب تک جلسہ جاری رہا لنگر خانے میں روزانہ دونوں وقت قریباً ۲۵ ہزار افراد کا کھانا تیار ہوتا رہا۔ اور اگر اس میں جلسہ سے کچھ روز قبل اور بعد کے دنوں کی تعداد بھی شامل کر لی جائے۔ کہ جن ایام میں مہمانوں کی آمد اور بعد تک قیام کی وجہ سے لنگر کے ہنگامی انتظامات جاری رہتے ہیں۔ تو لنگر خانے نے ۲۳ دسمبر کی شام سے لے کر ۳۰ دسمبر کی صبح تک مجموعی طور پر ایک لاکھ اسی ہزار افراد کا کھانا تیار کیا۔ گذشتہ سال یہ تعداد صرف ۷۷۲۷۱ تھی۔ گویا اس لحاظ سے بھی ۱۰۲۷۲۹ کا اضافہ ہوا۔ ان ایام میں ایک ہزار من سے زائد گندم ۷۵ من چاول ۱۰۵ من دالیں دو سو من سبزی دو سو من گوشت اور قریباً ۴۳ من گھی خرچ ہوا۔

اس امر کی تفصیل خالی از دلچسپی نہ ہو گی کہ کون کون سی سبزیاں کتنی کتنی مقدار میں پکیں۔ چنانچہ ۲۷ من آلو ۱۰۸ من ۲۰ سیر شلجم ۹ من ۲۰ سیر پیاز ۳۲ سیر لہسن ایک من چھ سیر گوبھی ایک من ۳۰ سیر ادرک ایک من ۲۵ سیر سبز دھنیا اور ۲۲ سیر مٹر مختلف اوقات میں ایک خاص تناسب کے ساتھ پکتے رہے۔ کھانے کے متعلق نمائندہ الفضل نے بعض مہمانوں سے دریافت کیا تو اکثر نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ کھانا نہایت عمدہ مل رہا ہے۔ البتہ قادیان والے بینظیر ماش یہاں نایاب ہیں۔

لنگر کے دیگر انتظامات

۱۰۶ تنور دن رات کام کرتے رہے۔ جن پر بالخصوص ۲۷ تاریخ کی شب کو جو جلسے کے ایام میں سب سے زیادہ رش کا دن شمار ہوتا ہے۔ بیک وقت ۸۹ نانبائی ۴۴ آٹا گوندھنے والے ۸۹ پیڑے بنانے والے اور اکیس باورچی کام کر رہے تھے۔ ہر روز ایک وقت میں ۵۰ سے اسی دیگ تک سالن پکتا رہا۔ کل سو دیگیں زیر استعمال رہیں۔ ان میں سے پچیس تو پہلے ہی موجود تھیں۔ اس سال تیس نئی خریدی گئیں۔ اور باقی کرایہ پر حاصل کی گئیں۔ ایک محدود تعداد ایسی دیگوں کی بھی تھی۔ جو بعض دوستوں نے عاریۃً پیش کیں۔ صرف لنگر خانہ میں ہی کام کرنے والے نگران اور دیگر اہل فن کارندوں کی تعداد ۵۰۰ کے لگ بھگ تھی۔

بازی لے جانے والوں کو انعام

۲۷ تاریخ کی شام کو کام کے بے پناہ رش کے وقت نانبائیوں کے درمیان مقابلہ ہوا۔ چنانچہ ہر شخص نے اپنی اپنی مہارت اور حسن کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ نانبائی علی محمد ولد عمر دین نے ایک گھنٹے میں ۵۵۷ روٹیاں پکا کر تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ اور علاوہ مزدوری کے دس روپے انعام حاصل کیا۔ سراج دین اور محمد شریف اس مقابلہ میں دوم اور سوم رہے۔ اور اس طرح انہوں نے پانچ اور چار روپے انعام میں حاصل کئے۔ انہوں نے ایک گھنٹے میں علی الترتیب ۴۵۰ اور ۴۴۰ روٹیاں پکائیں۔

سب سے بڑا لنگر خانہ

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ امسال جلسہ پر جو لنگر خانہ قائم کیا گیا تھا۔ وہ اپنے کام کی وسعت اور دیگر انتظامات کے اعتبار سے سب سے بڑا لنگر خانہ تھا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ اس لنگر میں بیک وقت ۱۰۶ تنور کام کر رہے تھے۔ برخلاف اس کے گذشتہ سال صرف ۷۰ تنور لگائے گئے تھے۔ جن میں سے چھ پھٹ کر خراب ہو گئے تھے۔ اس مرتبہ نہ

صرف یہ کہ ۱۰۶ تنور لگائے گئے۔ بلکہ انکے علاوہ دس عدد تنور ریزرو کے طور پر علیحدہ بھی رکھے گئے۔ تاکہ بوقت ضرورت انہیں فوری طور پر استعمال میں لایا جاسکے۔ ۱۰۶ تنوروں میں سے صرف ایک خراب ہؤا۔ جسے فوراً بدل دیا گیا۔ قادیان میں بھی جبکہ ۴۰-۴۵ ہزار افراد کا کھانا تیار کیا جاتا تھا اتنا بڑا لنگر خانہ کبھی قائم نہ ہؤا تھا۔ وہاں تین علیحدہ علیحدہ لنگر خانے قائم کئے جاتے تھے۔ جن میں تنوروں کی تعداد علی الترتیب ۴۰-۳۲ اور ۲۶ یعنی کل ۹۸ ہؤا کرتی تھی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ بیک وقت اتنا بڑا لنگر خانہ قائم کیا گیا۔ اور باوجود کام کی وسعت کے تمام امور نہائت احسن طریق پر سرانجام پا گئے۔ اور اس بات کی نوبت نہیں آئی۔ کہ مہمانوں کو اس بارے میں کوئی خاص شکائت پیدا ہوئی ہو۔

تقسیم خوراک کی تیز رفتاری

اس سال تقسیم خوراک کے انتظام میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ کم سے کم وقت میں تمام مہمانوں تک کھانا پہنچ جائے۔ چنانچہ ہر روز شام کو چھ بجے سے شروع ہو کر سات بجے تک تمام کھانا تقسیم ہو جاتا تھا۔

نائب افسر جلسہ نے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ یہ دوسری بات ہے۔ کہ احباب یا بعض معاونین وقت پر کھانا لینے نہ آئیں اور تقسیم خوراک کا سلسلہ دیر تک جاری رہے۔ ورنہ اس بات کا پورا بندوبست کیا گیا ہے کہ ۲۵ ہزار افراد کا کھانا نصف گھنٹے کے اندر اندر تقسیم ہو کر فرودگاہوں کی طرف روانہ کر دیا جائے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نائب افسر جلسہ نے بتایا کہ یہ اس لئے ممکن ہؤا ہے کہ تمام متعلقہ ناظموں اور منتظمین نے اپنے کام کی سرانجام دہی میں پابندی وقت کو کمال درجہ التزام کے ساتھ نبھایا اور کسی ایک مرحلے پر بھی ایسی روکاوٹ پیدا نہیں ہوئی کہ جس سے انجام کار تقسیم خوراک کی تیز رفتاری میں فرق پڑ سکے۔

عورتوں کے لئے علیحدہ مطبخ

اس سال پہلی مرتبہ مستورات کے لئے لنگر خانے کا علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ اور اس میں خدا تعالے کے فضل و کرم سے نمایاں کامیابی ہوئی۔ اول تو اس اقدام کی وجہ سے مجموعی طور پر کام میں بہت سہولت رہی۔ دوسرے مستورات نے اپنی لیاقت حسن کارکردگی اور تنظیمی صلاحیت کا نہائت خوشکن مظاہرہ کر کے ثابت کر دکھایا۔ کہ لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی تربیت حاصل کرنے والی مستورات نظم و ضبط کے اعلےٰ معیار پر پہنچ چکی ہیں۔ عورتوں کی تعداد ۴ ہزار کے قریب تھی۔ اگرچہ لنگر خانہ کا انتظام مردوں کے ہی ہاتھ میں تھا۔ لیکن "مستورات منتظمین" کی زیر ہدایت ہی اس کے جملہ انتظامات پایہ تکمیل کو پہنچتے تھے۔ وہ اپنی ضرورت کے مطابق کھانا تیار کرواتی۔ اور پھر اسے مہمان مستورات میں ایک خاص انتظام کے ماتحت تقسیم کراتی تھیں۔ مستورات کے لئے ایک علیحدہ لنگر کا انتظام ایک نیا تجربہ تھا۔ جو بفضلہ تعالےٰ خاطر خواہ طریق پر کامیاب ثابت ہؤا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

کارکنوں کی قلت

لنگر خانہ کے جملہ انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے بعد منتظمین کے لئے دو چیزیں سخت پریشانی کا باعث تھیں۔ اوّل کارکنوں کی کمی۔ دوم فرودگاہوں کی قلّت۔ ربوہ کی آبادی ابھی بہت مختصر ہے۔ اس لئے وہاں کے تمام افراد بھی مل کر میزبانی کے بارِ عظیم کو نہیں اٹھا سکتے تھے۔ کام کی وسعت کے مقابلے میں کارکنوں کی کمی دیکھ کر منتظمین کے حوصلے پست ہوئے جاتے تھے۔ وہ حیران تھے کہ جلسہ سر پہ آ گیا ہے کارکن کہاں سے آئیں گے اور کام کیسے چلے گا۔ ربوہ کے تمام افراد چھوٹے اور بڑے سب ہی دن رات ڈیوٹیاں دے رہے تھے۔ لیکن جہاں دس آدمیوں کی ضرورت ہو وہاں دو یا تین آدمی کیونکر کام چلا سکتے ہیں۔

الغرض ۲۶ دسمبر کا دن بھی آ پہنچا۔ جلسہ شروع ہؤا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی تقریر کے آخر میں تمام حاضرین کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے آپ کو مہمان بھی سمجھیں اور میزبان بھی۔ یعنی ہر شخص دوسروں کو مہمان خیال کرے اور اپنے آپ کو میزبان اور اسی نظریہ کے ماتحت اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کر دے۔ اس طرح دوستوں کو ثواب کمانے کا موقع بھی ملے گا اور نئے مرکز میں آبادی کی کمی کی وجہ سے کارکنوں کی جو قلت محسوس ہو رہی ہے وہ بھی دور ہو جائے گی۔ چنانچہ حضور کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے تمام جماعتوں کے دوستوں نے اپنے آپ کو اس کثرت سے پیش کیا کہ منتظمین کی تمام مشکلات دور ہو گئیں نائب افسر جلسہ نے نمائندہ الفضل کو ملاقات کے دوران میں بتایا کہ دوست اس کثرت سے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کر رہے ہیں کہ ہمارے لئے یہ مشکل ہو گئی ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے کام مہیا کر کے دیں۔ کچھ بڑے بڑے م

م۔ صاحب پوزیشن حضرات نے اپنے نام پیش کئے۔ اور مشکل سے مشکل کام سرانجام دے کر اخلاص وعقیدت کا نہائت اچھا مظاہرہ کیا بالخصوص میجر محمد حیات صاحب نے اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی میں دن رات ایک کر دکھایا۔ ان کو صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کے ہمراہ تنوروں کی نگرانی پر لگایا گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے نہائت مستعدی کے ساتھ اس فرض کو نبھایا۔ اور راتوں کو جاگ جاگ کر مہمانوں کے لئے روٹیاں پکوائیں (باقی)

قادیاں کو دیکھکر

مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے یہ نظم جلسہ سالانہ قادیان ۲۶ دسمبر ۱۹۴۹ء کو پڑھی

مضمحل تھا انقلابِ آسماں کو دیکھ کر
دِل مگر سنبھلا ذرا دارالاماں کو دیکھکر

کچھ نہ کچھ تو عندلیبِ زار کی ڈھارس بندھی
بعد اک مدت کے اپنے گلستاں کو دیکھ کر

کچھ مسرت بھی ہے دل میں اور کچھ حسرت بھی ہے
اس زمیں کو دیکھکر اس آسماں کو دیکھکر

اے مسیحِ پاک کی بستی تجھے معلوم ہے
تجھ میں آ بیٹھے تھے ہم سارے جہاں کو دیکھ کر

نقش دل میں بیٹھ جاتا ہے خدا کے حُسن کا
تیرے ہر کوچے کو تیرے ہر مکاں کو دیکھکر

وہ کشش رکھی ہے قدرت نے تری اس خاک میں
آسماں جھکتا ہے تیرے آستاں کو دیکھکر

غم نہ کر اسلم جواب تیرا امکاں کوئی نہیں
رکھ تسلی اپنے یارِ لامکاں کو دیکھ کر

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا انتخاب

مجالس خدام الاحمدیہ کو بذریعہ الفضل اور بذریعہ خطوط قیادت کے انتخاب کے لئے تاکید کی جا چکی ہے یہ انتخابات دسمبر میں ہونے ضروری تھے۔ لیکن ابھی تک صرف مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے انتخابات کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔

چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ ایمٹ آباد۔ وزیرآباد۔ گھوگھیاٹ۔ جھنگ شہر۔ سگھیانہ۔ چکوال۔ کراچی۔ چک نمبر ۱۲۱ گوکھووال۔ پنڈدادنخاں۔ دیپالپور۔ گوجرانوالہ۔ حلقہ الف ربوہ۔ احمدنگر۔ محمود آباد اسٹیٹ۔ محمود آباد چک ۱۰ ضلع ملتان۔ فضل عمر ہوسٹل لاہور۔ لائلپور۔ ملتان۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ حافظ آباد۔ بھوڑو چک ۱۸۔ اوکاڑہ۔ امیر فرقان کیمپ۔ منٹگمری۔ خانیوال۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ دولمیال۔ بھیرہ۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ مردان۔ سرگودھا۔ ڈھاکہ ریٹ وڈہ۔ حیدر آباد سندھ۔ ننگروی بدوملہی۔ کلاس والہ۔ ننکانہ صاحب۔ مظفر گڑھ۔ ناصر آباد اسٹیٹ۔ حنیوٹ۔

بقیہ مجالس کو اس طرف جلد تر توجہ کرنی چاہئیے مجلس کا نیا سال شروع ہونے والا ہے۔ اس سال مجالس نے خاص طور پر منظم ہو کر کام کرنا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ نئے انتخابات جلد تر مکمل ہو جائیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

"کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ" پر ایک نظر

(از مصلح الدین احمد صاحب وڑائچ راحیکی پشاور شہر)

درود شریف کی دعائے مسنونہ کے الفاظ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کے باوجود اس دعا کا مانگنا محض اس وجہ سے ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم پر یہ کرم فرمائی کی ہے۔ کہ آپ کی اولاد میں نبیوں اور بادشاہوں کے علاوہ آنحضرت صلعم ایسی ہستی بھی پیدا فرمائی ہے۔

یہ معنی و مدعا اگرچہ ثمرات کے لحاظ سے ابراہیم اور آل ابراہیم کا متضاد نہیں۔ مگر دونوں جملوں کی اپنی اپنی حیثیت کے لحاظ سے یقیناً ایک دوسرے کا منافی ہے۔ کیونکہ اگر ہم کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ سے وہ انعامات مراد لیتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم پر نازل فرمائے ہیں۔ تو پھر وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ کا جملہ زائد و عبث قرار پاتا ہے۔ اور اگر وہ انعامات مراد لیتے ہیں۔ جو آپ کی آل پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرماتے ہیں۔ تو پھر کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اور کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ کے دونوں جملے بے محل ٹھہرتے ہیں۔

پس اس الجھاؤ کی وجہ سے ہمیں کوئی ایسے معنی کرنے چاہئیں۔ جو ان دونوں جملوں کی اپنی اپنی حیثیت کو بھی قائم رکھیں۔ اور نسبتی خوبیوں کی بجائے ذاتی خوبیوں کے بھی آئینہ دار ہوں۔

میرے خیال میں کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اور کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ کے دونوں جملوں میں حضرت ابراہیم کی جس امتیازی شان کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ قرآن مجید اور حدیث کی رُو سے کچھ ایسی ہے۔ جو آپ کے معاصر و گذشتہ انبیاء میں سے کسی ایک کو بھی حاصل نہیں ہوئی۔ مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ابوّت کے لحاظ سے ایک ایسی نسل کے مورث اعلیٰ ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے دو قسم کی اصلاحی طاقتیں مہیا فرمائی ہیں۔

اوّل:۔ مذہبی طاقت۔ جس کے اجراء کے لئے آپ کی نسل میں سے یکے بعد دیگرے مختلف انبیاء مبعوث ہوتے رہے اور آخر میں ایک ایسا خاتم النبیین رسول مبعوث ہوکر رہا جس کا مذہب تمام بنی نوع انسان کی اصلاح کا موجب تھا

دوئم:۔ مذہب کے ماتحت سیاسی طاقت۔ جس کے اجراء کے لئے آپ کی نسل میں سے مختلف بادشاہ پیدا ہوتے رہے۔ اور آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اسلام کی ایک ایسی عالمگیر حکومت قائم ہوئی جس کے اصلاحی اثرات آج تک تمام دنیا میں پائے جاتے ہیں

پس یہ دونوں قسم کی طاقتیں جن میں سے ایک کا تعلق خدا تعالیٰ کی صفت حمید سے ہے۔ اور دوسری کا تعلق صفت مجید سے ہے۔ آدم علیہ السلام کی نسل میں سے محض اور محض آپ ہی کے حصہ میں آئی ہیں۔ اگرچہ بظاہر یہ نسبتی خوبیاں معلوم ہوتی ہیں۔ مگر سلسلہ نسب کے بانی و مبانی ہونے کے لحاظ سے ان کی شرف و بزرگی کا روئے انتساب آپ ہی کی ذات والاصفات کی طرف ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے اتنے بڑے فیضان کا مرتب ہونا یقیناً آپ کے اُن اعمال صالحہ کی پاداش میں تھا۔ جو دنیا کی مذہبی اور سیاسی عمارت کے لئے خشت اوّل کی بجائے تھے۔

دوئم:۔ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے خدا تعالیٰ نے صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہی اس بات کی توفیق بخشی ہے کہ آپ نے اس کعبۃ اللہ کی بنیاد اس جہاں میں قائم فرمائی۔ جس کے گرد اگرد اپنے اپنے وقتوں کے لاکھوں آدم اور اُن کی اولادیں گھوم گھوم کر اپنے خدا کے حضور والہانہ عقیدت کا اظہار کیا کرتے تھے۔ یہ اگرچہ بظاہر معمولی سی بات دکھائی دیتی ہے مگر مذہبی اور روحانی نکتہ نگاہ سے اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ جس کی مثال رہتی دنیا تک کوئی شخص نہیں دے سکے گا۔ عرب کی وہ سرزمین جو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بتوں کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی۔ یکایک اس کی مذہبی توجہات کو ایک ایسے مرکز سے وابستہ کر دیا جو قیامت تک کے لئے خدا کی خالص توحید اور مذہبی تقدیس کا گھر ہو کوئی آسان بات نہیں۔

پھر کیا عجیب بات ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دشت و بیابان میں بنائے ہوئے بیت اللہ کی حفاظت کے لئے اپنے پیارے جگر گوشے حضرت اسمٰعیل کو ہمیشہ کے لئے وقف فرما دیا۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی بدبخت اس قبلہ گاہِ عالم کی بے حرمتی کر کے اُسے صفحۂ ہستی سے نابود کر دے۔ پھر یہ حفاظت کا سلسلہ یکے بعد دیگرے کچھ اس طرح آپ کے خاندان سے پیوست چلا آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی بعثت تک قریشی خاندان کے ہر ایک سردار کی سرداری کا طرۂ امتیاز اسی بیت اللہ کی خدمت تھی۔ اب اگرچہ حضرت ابراہیم اور آپ کا صاحبزادہ اسمٰعیل تو اس جہان میں موجود نہیں۔ مگر خانۂ خدا کی ایک ایک اینٹ اور فریضۂ حج کا ایک ایک رکن اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ میری بنیادوں کو استوار کرنے والا آل عدنان کا مورث اعلیٰ ابراہیم علیہ السلام، نامی ایک پاکباز شخص تھا۔

سوئم:۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قبلۂ عالم کی مادی بنیادیں اٹھا کر تمام دنیا پر عنایت فرمائی۔ ایسا ہی حضور نے اپنی خاص دعا کے ذریعہ سے روحانی قبلہ نما کی بنیاد ڈال کر ساری مذہبی دنیا کو اپنا ممنونِ احسان بنا لیا۔ وہ دعا اگرچہ ایک دعا ہی تھی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود میں اس کا متمثل ہونا بتا رہا ہے۔ کہ وہ دعا روحانی دنیا میں حضرت ابراہیم کی قوت قدسیہ کا ایک بہترین شاہکار تھا۔ جس کی مثال سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے اور کہیں نہیں ملتی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ دعا ایک ایسا کاسہ درنبیل تھی۔ جس نے اُلوہیت کے سارے انوار اپنے اندر جذب کر لئے تھے۔ وہ دعا ایک ایسی کان تھی۔ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا لعلِ بے بہا اُگا یا تھا۔ وہ دعا عبودیت کا وہ بے مثال سجدہ تھی۔ جس نے خدائی کو "قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی" کے آئینہ میں اوتار لیا تھا۔ اب جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت دائرہ کا اس دنیا میں دور دورہ رہے گا۔ اس وقت تک اسلام کا ہر ایک نسل کا بچہ بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عقیدت کے پھول پیش کرنے پر مجبور ہوگا۔

حاصل کلام یہ ہے۔ کہ دونوں جملوں میں سے "کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ" کا جملہ خدا تعالیٰ کے انعاموں کی شان افاضہ کے لحاظ سے ہے اور "وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ" کا جملہ شان استفاضہ کے لحاظ سے ہے۔ کیونکہ آل ابراہیم کے جملہ انعامات و برکات جو ملوکیت و نبوت سے تعلق رکھتے ہیں وہ بہرحال حضرت ابراہیم کی دعاؤں اور قربانیوں کے نتیجہ میں ہیں۔

(خاکسار مصلح الدین احمد وڑائچ راجیکی از پشاور شہر)

ضروری اعلان

ربوہ دار الہجرت میں بہت سے خوش قسمت دوستوں نے زمین خریدنے کی سعادت پائی ہے۔ قطعات کی الاٹمنٹ عنقریب شروع ہو جائے گی۔ شرائط کے مطابق الاٹمنٹ کے چھ ماہ کے اندر اندر مکانات کا تعمیر کیا جانا ضروری ہے۔ اسی لئے دوستوں کو ابھی سے متعلقہ سامان تعمیر خرید کی فکر کرنی چاہیئے۔

بفضل تعالیٰ بھٹہ ربوہ کی پختہ اینٹیں تیار ہو چکی ہیں۔ اور فی الحال قریباً نو لاکھ اینٹ قابل فروخت ہے۔ جو دوست اینٹیں خریدنا اور ریزرو کروانا چاہتے ہوں۔ فوری طور پر "امانت بھٹہ ربوہ" میں بحساب فی ہزار -/۳۰ روپے درجہ اوّل اور ۲۸ روپے درجہ دوم جمع کروا کر ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اطلاع کر دیں۔

جن احباب کی رقوم پہلے موصول ہوں گی۔ انہیں بہرحال ترجیح دی جائے گی۔

(صلاح الدین احمد ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

زمین ختم

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ربوہ میں قابل فروخت زمین تمام کی تمام فروخت ہو چکی ہے۔ اس لئے اب مرکز سلسلہ میں خرید اراضی کے خواہشمند احباب دیگر انتظام ہونے تک انتظار فرما دیں۔ ایسے دوست جو اس شرط پر اپنے نام رجسٹر کروانا چاہیں۔ کہ اگر کوئی انتظام ہوا۔ تو وہ خرید کے لئے تیار ہوں گے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی)

سکھ بھائیوں میں تبلیغ اسلام کیلئے گورمکھی رسالہ کا اجراء

جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے۔ جس کا شیوہ تبلیغ اسلام ہے۔ اس غرض کے پیش نظر احمدیت کے نئے مرکز ربوہ سے مشرقی پنجاب کے سکھوں میں تبلیغ کے لئے گورمکھی میں ایک ماہوار رسالہ جاری کیا گیا ہے۔ جس کا ایک نمبر بڑے سائز کی صورت میں جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر شائع کیا گیا ہے۔ اور مشرقی پنجاب کے مختلف سکھ دوستوں کو بھجوایا گیا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی اور اپنی جماعتوں کی طرف سے اس رسالہ کو سکھ دوستوں کے نام جاری فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اس رسالہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی فرمودہ تفسیر کبیر کا بھی ترجمہ دیا جائے گا۔ اس کا سالانہ چندہ -/۴ روپے ہے۔ **پاکستان اور ہندوستان** کے جو دوست یا جماعتیں اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ جملہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ یا قادیان کے نام ارسال فرما دیں۔ اور اس کی اطلاع خاکسار کو کر دیں۔ تا ان کی طرف سے سکھ دوستوں کو رسالہ بھجوایا جا سکے۔

(خاکسار۔ مینجر گورمکھی رسالہ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

"اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما"

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ہر وہ شخص جس نے ایک یا دو یا زیادہ سال تحریک جدید کی قربانی کی توفیق پائی۔ لیکن آج اس کے دل میں انقباض پیدا ہو رہا ہے۔ یا وہ اس بشاشت کو محسوس نہیں کرتا جو گذشتہ یا گذشتہ سے پیوستہ سال میں اس نے محسوس کی تھی۔ اسے ہمارے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اپنے دوستوں کے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسے چاہیئے کہ خلوت کے کسی گوشہ میں خدا کے سامنے اپنے ماتھے کو زمین پر رکھدے اور جو خلوص بھی اس کے دل میں باقی رہ گیا ہو اس کی مدد سے گریہ وزاری کرے یا کم از کم گریہ وزاری کی شکل بنائے اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر کہے کہ اے میرے خدا لوگوں نے بیج بوئے اور ان کے پھل تیار ہونے لگے وہ خوش ہیں کہ ان کے اور ان کی نسلوں کے خاندان کے لئے روحانی باغ تیار ہو رہے ہیں پر اے میرے رب میں دیکھتا ہوں کہ جو بیج میں نے لگایا تھا اس میں سے تو کوئی روئیدگی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ نہ معلوم میرے کبر کا کوئی پرندہ اسے کھا گیا ہے۔ یا میری وحشت کا کوئی درندہ اسے پاؤں کے نیچے مسل گیا یا میری کوئی مخفی شامتِ اعمال ایک پتھر بن کر اس پر بیٹھ گئی اور اس میں سے کوئی روئیدگی نکلنے نہ دی اے خدا میں اب کیا کروں کہ جب میرے پاس تھا میں نے بے احتیاطی سے اسے اس طرح خرچ نہ کیا کہ نفع اٹھاتا مگر آج تو میرا دل خالی ہے میرے گھر میں ایمان کا کوئی دانہ نہیں کہ میں بوؤں اے خدا میرے اس ضائع شدہ بیج کو پھر مہیا کر دے اور میری کھوئی ہوئی متاع ایمان مجھے واپس عطا کر اور اگر میرا ایمان ضائع ہو چکا ہے۔ تو اپنے خزانہ سے اور اپنے ہاتھ سے اس دھتکارے ہوئے بندہ کو ایک رحمت کا بیج عطا فرما۔ اور میں اور میری نسلیں تیری رحمتوں سے محروم نہ رہ جائیں اور ہمارا قدم ہمارے سچے اور اعلیٰ قربانی کرنیوالے بھائیوں کے مقام سے پیچھے ہٹ کر نہ پڑے بلکہ تیرے مقبول بندوں کے کندھوں کے ساتھ ہمارے کندھے ہوں۔ اے خدا بہت ہیں جو اعمال کے زور سے تیرے فضل کو کھینچ لائے پھر ہم کیا کریں کہ ہمارے اعمال بھی اُڑ گئے۔ کیا تیرا رحم کیا تیرا بے انتہا رحم غیرت میں نہ آئیگا اور ہم جیسے کچھ بندوں کو بے عمل ہی اپنے فضل کی چادر میں چھپا لیگا"

تحریک جدید میں شمولیت کے لئے ہر وہ دوست جس کے دل میں کسی قسم کا انقباض پایا جاتا ہے۔ اس کی راہنمائی کے لئے حضور کا یہ ارشاد شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انقباض دور فرمائے اور تحریک جدید میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے!

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ملایا میں امن پسند جماعت

کوالمپور ۹ جنوری۔ گذشتہ ماہ ہندوستان میں عالمی امن پسندوں کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں شریک ہونے والے ملایا کے نمائندہ اسے عزیز بن اسحٰق نے یہاں بیان کیا ہے کہ اس کانفرنس کی وجہ سے عنقریب ہی ملایا میں ایک امن پسند جماعت بن جائیگی ڈیڈ ہار وہ حکومت سے اس قسم کی انجمن بنانے کی درخواست کرینگے

دمشق ۹ جنوری۔ توقع ہے کہ شامی دستور کا مسودہ چالیس دن میں مکمل ہو جائے گا اور مجلس دستور ساز کے سامنے پیش کر دیا جائے گا (دستار)

دعائے مغفرت

مورخہ ۷ جنوری کو مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل چک سکندر ضلع گجرات کی والدہ صاحبہ وفات پاگئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

اجلاس جناب ملک محمد حمید صاحب ضیائی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

شاہو ولد محمد ا۔ حسن محمد ولد امام بخش۔ حیدر ولد محمد ا۔ خوشی محمد الدین والہ پسران جلو۔ دتا ولد الٰہی بخش قوم جٹ سکنہ بھنڈر کلاں۔ تحصیل پھالیہ

بنام

مکند لال ولد ہری داس قوم اروڑہ سکنہ پشاور حال مشرقی پنجاب

دعویٰ فک الرہن اراضی تعدادی ۸ ۔لہ۔ع۔ کنال رقبہ موضع بھنڈر کلاں۔ تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اُسے کوئی عذر کسی قسم کا ہو۔ تو مورخہ ۲۳/۱/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت ....

اجلاس جناب ملک محمد حمید صاحب ضیائی سی ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

رحمان ولد علی محمد قوم جٹ سکنہ بھنڈر کلاں تحصیل پھالیہ

بنام

بیلی رام ولد رلدو مل قوم آروڑہ سکنہ آہلہ تحصیل پھالیہ حال مشرقی پنجاب

دعویٰ فک الرہن للعہ کنال رقبہ موضع بھنڈر کلاں تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اُسے اگر کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۳/۱/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت

درخواست ہائے دعا

میرا عزیز بیٹا انور علی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ (حکیم یوسف علی مالک مفرح حیات دواخانہ لاہور)

(۲) زوجہ اور بچہ کی صحت عافیت کے لئے احباب دعا فرماویں۔ محمد صدیق کاتب الفضل لاہور)

پاکستان کی مسلح افواج نے اپنی روایات کو قائم رکھا ہے

جنرل مارٹن کا خراج تحسین

لندن ۱۰ جنوری - اخبار "ڈیلی ٹیلی گراف" کے سیاسی نامہ نگار لفٹننٹ جنرل ایچ - جی - مارٹن نے اپنے دورہ پاکستان کے تاثرات پر ایک مقالہ تحریر کیا ہے - اس میں پاکستان کی مسلح افواج کے جذبے کی بڑی تعریف کی ہے انہوں نے لکھا ہے میرے دورے کا اولین مقصد پاکستان کی افواج کو دیکھنا تھا - میں اس پُر تپاک خیر مقدم کو کبھی نہ بھولوں گا جو میرا کیا گیا - پنجابی مسلمان زمین کا نمک ہے اس کی سپاہیانہ لیاقتوں اور اسکے پٹھان اور ہزارہ کے ساتھیوں کی سپاہیانہ صلاحیتوں کے بارے میں مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی، بحریہ کے کمانڈر انچیف ریر اڈمرل جیفورڈ اور پاکستانی فضائیہ کے قائم مقام فضائی کمانڈر ایئر کموڈور آلمٹ سے جو اسٹریلیا کا دورہ کر رہے تھے - میں ایک ہی داستان سنی اور وہ یہ تھی کہ جوش اور فوجی جذبہ یہ وہ دو لیاقتیں ہیں جنہوں نے زیادہ مادی سامان کی غیر حاضری میں پاکستان کی مسلح افواج کو بنایا ہے -

لفٹننٹ جنرل مارٹن لکھتے ہیں کہ فوج کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹیں ہمارے سامان کی کمی اور فنی ماہروں کی کمی ہے - پاکستان کی فضائی فوج جس کا بجٹ میدانی فوج کا صرف دس فی صدی ہے - چھوٹی ہے - لیکن بہت زیادہ کارآمد ہے -

لفٹننٹ جنرل مارٹن راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ اور کوہاٹ گئے تھے - انہوں نے لکھا ہے میں ان چھاؤنیوں مقامات سے اچھی طرح واقف تھا اور ان کو دوبارہ دیکھنے سے محسوس کر رہا تھا میرے خطرات بے بنیاد تھے موسم سرما کی دھوپ میں یہ فوجی مراکز بہت حسین نظر آتے تھے - چھاؤنیوں کے تختے اور کیاریاں حد درجہ آراستہ و پیراستہ تھیں - مجھے بہت سی رجمنٹوں کے ساتھ دعوت میں شریک ہونے کا موقع حاصل ہوا - چاندی کے تمغے، تصویریں اور کتب وغیرہ اسی طرح حفاظت کے ساتھ رکھے ہوئے تھے - جیسے ان کے دینے والے چاہتے ہوں گے -

روایات کی خوب حفاظت کی جا رہی ہے چونکہ میں خود کوئٹہ کے کالج میں طالب علم اور معلم کی حیثیت سے رہا ہوں - اسلئے میں نے اسکو تنقیدی نگاہ سے دیکھا - ان لوگوں کو جو اس سے واقف ہیں میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ [illegible] کچھ خوب حالت میں ہے - برطانوی اور آسٹریلوی طالب [illegible] اس میں شریک ہوتے ہیں - اس میں اس سال ایک امریکی طالب علم بھی ہے (استار)

آزاد کشمیر کا فلیگ ڈے

کراچی ۱۰ جنوری - دارالحکومت میں آزاد کشمیر فلیگ ڈے کی تنظیم کرنے کے لئے کراچی کی مرچنٹس ایسوسی ایشن نے کل ایک کمیٹی مقرر کی ہے - مسٹر ایم اے جواد اسکے کنوینر ہیں - آزاد کشمیر حکومت کے پولیٹیکل سکرٹری قاضی ظہیر الدین کمیٹی کے ۱۳ ممبروں میں سے ایک ہیں کمیٹی سے فلیگ ڈے کے لئے پروگرام تیار کرنے اور انتہائی ضروری تیاریاں کرنے کے بعد ایک مناسب تاریخ کا اعلان کرنے کی درخواست کی گئی ہے - (استار)

پان عرب ایسوسی ایشن قائم کرنیکی اپیل

بغداد ۱۰ جنوری عراق کے سابق وزیر دفاع مسٹر صادق البسام نے عرب لیگ سے زیادہ طاقتور ایک نئی انجمن قائم کرنے کے لئے عرب ملکوں سے اپیل کی ہے -

انہوں نے استار کو بتایا کہ بعض روز عرب [illegible] نے علیحدگی کے خطرات کو سمجھ لیا - اسی روز اس نظریہ کو عملی جامہ پہنا دیا جائے گا - انہوں نے مزید کہا کہ فلسطین کی جنگ کے بعد سے عرب ممالک جس آزمائش سے گذرے ہیں - اسکی وجہ سے اس قسم کی پان عرب انجمن بنانے کی ترغیب ہونی چاہیئے -

۴ پہلے تجربہ کے لئے عراق کے محکمہ زراعت کو چائے کے ۲۰۰ بیج دیئے گئے ہیں (استار)

انڈونیشیا کی آزادی کی مکہ میں تقریبات

مکہ معظمہ ۱۰ جنوری - مکہ معظمہ کے متبرک شہر میں آباد انڈونیشی باشندوں نے انڈونیشی آزادی کا جشن نمازیں پڑھ پڑھ کر اور خوشیاں منا منا کر گذارا - ہر طبقے کے عوام نے ان کے لیڈر کو مبارکباد کے پیغام دیئے اور سرکاری ریڈیو نے انڈونیشی آزادی پر ایک پیغام تہنیت نشر کیا - (استار)

عراق میں چائے کی کاشت

بغداد ۱۰ جنوری - عراق میں عنقریب ہی چائے کی کاشت کے تجربات کئے جائیں گے ۔

پاک و ہند کی تجارت کے مستقبل میں اصلاح کا امکان

سر آغا خاں کی ہندوستان میں آمد کی توقعات

لنڈن ۱۰ جنوری - کراچی سے موصول شدہ ایک اطلاع میں جسے فنانشل ٹائمز نے نمایاں طور پر شائع کیا ہے کہا گیا ہے کہ پاک و ہند تجارت کا مستقبل اب اس قدر مایوس کن نظر نہیں آتا جتنا تخفیف کے وقت تھا -

اور بہت سی وجوہ میں سے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ پٹ سن اور کوئلہ کے تعطل کے خاطر خواہ حل کی امید ہے - نامہ نگار کا کہنا ہے کہ یہ صورت اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ پاکستان نے ہندوستان کو اطمینان دلایا ہے کہ اگر وہ کوئلہ پر سے پابندی ہٹا لے تو پاکستان اس پٹ سن کو ہندوستان جانے دے گا جس کی قیمت ادا کی ہوئی ہے اور جو فی الحال مشرقی پاکستان میں رکا پڑا ہے - اس کا یہی طریقہ ہے کہ کولمبو کے مذاکرات میں مسٹر غلام محمد اور پنڈت نہرو مل کر موجودہ اختلافات کے پرامن حل پر غور کریں گے - نامہ نگار نے یہ بھی کہا ہے کہ تیسری وجہ یہ ہے کہ دونوں حکومتوں کو اپنی قوت کا اندازہ ہو گیا ہے اور دونوں ہی کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دوسرے پر باہمی اعتماد کی ضرورت کا احساس بڑھتا جا رہا ہے - ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پاکستان نے اس پر اپنی رضامندی ظاہر کر دی ہے کہ دونوں ممالک کے نمائندے آپس میں بیٹھ کر مختلف مسائل پر گفتگو کریں - اطلاع میں یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ آغا خاں کی ہندوستان میں آمد کو تجارتی تعطل ختم کرنے کی ایک اہم کوشش سمجھا جا رہا ہے - اس لئے کہ اس سے قبل ہندو مسلم اختلافات رفع کرنے میں بھی وہ کامیاب ہو چکے ہیں - (استار)

عرب مجرموں کا تبادلہ

دمشق ۱۰ جنوری - عرب لیگ کی لیجسلیٹو کمیٹی نے عرب ریاستوں کے مابین مجرموں کے تبادلے کے سوال پر جو تجاویز پیش کی تھیں - شام کی وزارت انصاف فی الحال ان پر غور کر رہی ہے وزارت خارجہ بھی اس موضوع پر سرکاری رپورٹ کا مطالعہ کر رہی ہے [illegible] اور توقع ہے کہ جلد کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا - (استار)

اردن میں انتخابی رجسٹر کی تیاری

عمان ۱۰ جنوری - اردن کے حکام نے ملک کے مشرقی اور مغربی دونوں علاقوں کے تمام شہروں اور قصبوں کیلئے انتخابی رجسٹروں کی تیاری شروع کر دی ہے - ان علاقوں میں فلسطین کا علاقہ بھی شامل ہے - ووٹروں کی فہرست بنانے کے لئے ایک خاص کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے - ۱۶ جنوری تک اندراج ہوتا رہے گا - (استار)

مہارانی بڑودہ کی املاک کا نیلام

لنڈن ۱۰ جنوری - ان اطلاعات کے کہ مہاراجہ اور مہارانی بڑودہ برطانیہ میں اپنی املاک فروخت کر رہے ہیں - معلوم ہونے کے بعد لنڈن میں مہاراجہ بڑودہ کا سکریٹری ٹیلیفون پر کسی سے بات نہیں کر رہا ہے - کلیرج ہوٹل میں استار کو مطلع کیا گیا ہے کہ سکریٹری نے یہ ہدایت کر دی ہے کہ اسے ٹیلیفون آنے کی کوئی اطلاع نہ دی جائے غالباً مہارانی کے نام پر جو املاک ہے اسے جلد ہی نیلام کے ذریعہ فروخت کر دیا جائیگا لیکن ابھی تک برطانیہ میں مہاراجہ بڑودہ کی خاص اقامت گاہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے - ایک اطلاع میں سکریٹری کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ مہاراجہ اس ملک میں گھوڑ دوڑ کے مفادات کو فروخت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے - معلوم ہوا ہے کہ اسوقت مہاراجہ بمبئی گئے ہوئے ہیں - یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ گذشتہ مئی میں بڑودہ کے صوبہ بمبئی میں شامل ہو جانے کی وجہ سے ان کی آمدنی پر بہت اثر پڑا ہے - (استار)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

خیر اگر اب بھی ہمارا یہی فرض ہے کہ وفات [illegible] قرآن کریم سے صاف صاف دکھائیں تو [illegible] کہ قرآن کریم میں کئی جگہ وفات مسیح کا ذکر [illegible] اس وقت صرف ایک ہی آیہ کریمہ پیش کی [illegible] اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

مَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ

بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ ؕ

رفعہ اللہ الیہ کے معنی ہیں اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا یعنی وفات دیدی - ہر زبان میں یہ محاورہ ہے - پنجابی اور اردو میں بھی "اللہ تینوں چک لے" - اللہ تجھے اٹھا لے اس معنی کے بغیر جو بھی آپ معنی کریں گے تاویل کیونکہ کسی دوسری صورت میں آپ کو بتانا پڑے گا اللہ تعالےٰ کہاں ہے اور کہاں نہیں۔ وسع کرسیہ السموات والارض قرآن کریم محاورہ کمال فصاحت و بلاغت کے مقام پر ہوا ہے - یہ کلام اللہ کی شان ہے کہ تمام محاورہ کے مطابق آپ کی وفات کا بھی ذکر کر دیا اور الزامات کو بھی رفع فرما دیا جو یہود لوجہ عناد اور نصرانی بوجہ غلو محبت آپ پر لگاتے تھے یہود تو کہتے تھے کہ آپ کی وفات نعوذ باللہ صلیب پر ہوئی مطابق لعنتی موت ہے اور نصرانی کہتے تھے کہ وہ اگر وہ خدا ہوتے تو خدا ان کو کس طرح وفات